دستبرداری کی شق

’’مقامی زبان میں ترجمہ شدہ فیصلہ مدعی کے محدود استعمال کے لئے ہے کہ وہ اسے اپنی زبان میں سمجھنے اور اسے کسی اور مقصد کے لئے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ تمام عملی اور سرکاری مقاصد کے لیے فیصلے کا انگریزی وژن مستند ہوگا۔

جموں و کشمیر اور لداخ عدالت عالیہ
سرینگر

فیصلہ:22.08.2023 کو محفوظ کیا گیا

فیصلہ:01.09.2023 کو سُنایا گیا

ایس ڈبلیو پی نمبر 1283/2011

ڈاکٹر پرویز احمد میر ----- سائلان

بذریعے: جناب ایم اے قیوم، ایڈوکیٹ۔

بنام

اسلامی یونیورسٹی آف سائنس
اینڈ ٹیکنالوجی و دیگران ----- ---- جواب دہنندگان

بذریعے:- جناب مبشیر ملک، ڈپٹی اے جی، بشمول
مسٹر محمد یونس، ایڈوکیٹ

کورم: عزت مآب جناب جسٹس سنجے دھر، جج

فیصلہ

1) درخواست دہندہ نے 2011 کے حکم نامہ نمبر 87(Estt) مورخہ 06/06/2011 کو چیلنج کیا ہے، جو کہ جواب دہندگان نمبر 1 اور 2 کی طرف سے جاری کیا گیا ہے، جس کے تحت درخواست دہندہ کو ریڈر کے عہدے سے وقت گزشتہ کا افکٹ دے کر ہٹا دیا گیا ہے۔ 2011 کے اشتہاراتی نوٹس نمبر 03 مورخہ 10.06.2011 کو بھی چیلنج کیا گیا ہے، اور یہ اسلامک یونیورسٹی آف سائنس اور ٹیکنالوجی، اونتی پورہ میں ایسوسی ایٹ پروفیسر/ریڈر، بزنس اسٹڈیز کے عہدے کو پر کرنے سے متعلق ہے۔

2) فریقین کی استدعاوں سے جو حقائق سامنے آتے ہیں وہ یہ ہیں کہ مدعا علیہ یونیورسٹی کی طرف سے جاری کردہ اشتہاراتی نوٹس نمبر 01 بابت 2009 مورخہ 17.06.2009 کے ذریعے بزنس اسٹڈیز میں ریڈر کے عہدے کے لیے درخواستیں طلب کی گئی تھیں۔ درخواست دہندہ، جو پہلے ہی اسی یونیورسٹی میں مینجمنٹ اسٹڈیز میں لیکچرر کے طور پر کام کر رہا تھا، نے مذکورہ اشتہاری نوٹس کا جواب دیتے ہوئے لوازمات پورے کئے، انتخاب کے عمل کی تکمیل کے بعد، جواب دہندگان نے بذریعے آرڈر نمبر 03 (Estt) بابت 2010 مورخہ 22-02-2010 درخواست دہندہ کو بزنس اسٹڈیز میں ریڈر کے طور پر مقرر کیا۔ تاہم 28.04.2010 مراسلے کے ذریعے مدعا علیہ نمبر 3 کی طرف سے درخواست دہندہ کو ایک نوٹس جاری کیا گیا جس کے ذریعے اسے آگاہ کیا گیا کہ ریڈر کے عہدے کے تجربے کے حوالے سے اس کی اہلیت کی تائید میں اس کی طرف سے جمع کردہ دستاویزات میں کچھ تضادات پائے گئے ہیں۔ درخواست دہندہ نے 14 مئی 2010 کو اپنے مراسلے کے ذریعے مذکورہ نوٹس کا جواب دائر کیا لیکن مدعا علیہان درخواست دہندہ کی طرف سے دی گئی وضاحت سے مطمئن نہیں ہوئے اور یہ نتیجہ اخذ کیا کہ درخواست دہندہ نے غلط بیانی اور مادی حقائق کو چھپاتے ہوئے اپنی تقرری حاصل کی ہے۔ اس کے مطابق، جواب دہندگان نے درخواست دہندہ کے تقرری خط کی شرط نمبر (iv) طلب کی اور اعتراض شدہ حکم جاری کیا جس کے تحت اسے ریڈر کے عہدے سے وقت گزشتہ کا افکٹ دے کر ہٹانے کی ہدایت دی گئی۔

3) درخواست دہندہ نے اس حکم نامے کو اس بنیاد پر چیلنج کیا ہے کہ یہ حکم بغیر کسی تفتیش کے اور بغیر کوئی شوکاز نوٹس جاری کئے، تجویز شدہ سزا کے بارے میں مطلع کئے بغیر جاری کیا گیا ہے یہ مزید دعوی کیا گیا ہے کہ درخواست دہندہ نے اپنے درخواست فارم میں کوئی غلط معلومات جمع نہیں کروائیں اور رائج قواعد کے مطابق، درخواست دہندہ کے پاس مطلوبہ تجربہ تھا۔ درخواست دہندہ نے مدعا علیہ کے خلاف دھاندلی کے الزامات بھی لگائے ہیں

4) مدعا علیہان نے درخواست دہندہ کی طرف سے اٹھائے گئے دلائل کو مسترد کرتے ہوئے رٹ پٹیشن کو چیلنج کیا

ہے۔جواب دہندگان کے مطابق، درخواست دہندہ نے اپنے تجربے کے حوالے سے مادی معلومات کو چھپایا تھا اور متضاد معلومات بھی پیش کی تھی، کیونکہ ریڈر کے عہدے کے لیے اپنا فارم پر کرتے وقت، اس نے مئی 2004 سے دسمبر 2005 تک کشمیر یونیورسٹی کے شعبہ مینجمنٹ اسٹڈیز میں کنٹرکچول لیکچرر کی حیثیت سے اپنا تجربہ ظاہر کیا تھا لیکن ریڈر کے عہدے کے لیے اپنا فارم پر کرتے ہوئے، اس نے یکم مارچ 2004 سے 15 جون 2006 تک کشمیر یونیورسٹی کے شعبہ مینجمنٹ اسٹڈیز میں لیکچرر کی حیثیت سے اپنا تجربہ ظاہر کیا تھا۔ یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ اشتہاری نوٹس کے مطابق، تدریسی تجربے کا حساب لگاتے وقت تحقیقی ڈگری حاصل کرنے کے لیے گزاری گئی مدت کو خارج کرنا پڑتا ہے لیکن درخواست دہندہ نے اس حقیقت کو چھپایا کہ سال 2004 سے 2007 تک اس نے پی ایچ ڈی کورس کیا تھا جو کہ ایک تحقیقی ڈگری ہے۔

5) میں نے فریقین کے قابل وکیل کو سنا ہے اور مدعا علیہان کی طرف سے پیش کردہ کیس ریکارڈ بشمول ریکارڈ کا جائزہ لیا ہے۔

6) ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ درخواست دہندہ کو 2010 کے یونیورسٹی آرڈر نمبر 03 بتاریخ 22-02-2010 کے مطابق ریڈر کے طور پر مقرر کیا گیا تھا جو کہ 2009 کے اشتہاری نوٹس نمبر 01 مورخہ 17-06-2009 کے مطابق ہے۔ مذکورہ تقرری آرڈر کی شرائط میں سے ایک، جو موجودہ مسئلے سے متعلق شرط نمبر (iv) ہے۔ متذکرہ کو بذیل پیش کیا گیا ہے

> (iv) اگر اس کی طرف سے دیا گیا کوئی بیان یا فراہم کردہ معلومات غلط ثابت ہوتی ہے یا جان بوجھ کر کسی مادی معلومات کو چھپایا ہوا پایا جاتا ہے، تو وہ ملازمت سے ہٹانے اور ایسی کسی کارروائی کا ذمہ دار ہوگا جو ضروری سمجھی جائے گی۔

7) مذکورہ بالا شرط پر غور کرنے سے یہ واضع ہوتا ہے کہ اگر یہ پایا جاتا ہے کہ مقرر کردہ امیدوار نے غلط معلومات دی ہیں یا کسی مادی معلومات کو چھپایا ہے، تو وہ ملازمت سے ہٹانے یا ایسی کسی کارروائی کا ذمہ دار ہوگا جو ضروری ہو۔ یہ متنازعہ نہیں ہے کہ درخواست دہندہ کو ملازمت سے ہٹانے کا اعتراض شدہ حکم نامہ جواب دہندگان نے اس وقت صادر کیا جب کہ اس کی خدمات کی تصدیق ہونا باقی تھا حالانکہ پروبیشن کی ایک سال کی ابتدائی مدت کی میعاد ختم ہو چکی تھی۔ لہذا، اگر ریکارڈ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ درخواست دہندہ نے کوئی غلط معلومات فراہم کی ہیں یا کسی مادی معلومات کو چھپایا ہے، تو

جواب دہندگان تقرری خط کی شرط نمبر (iv) کو طلب کرنے اور اس کی خدمات کو ختم کرنے کے لیے اپنے دائرہ اختیار میں ہوں گے۔

8) مذکورہ مسئلہ کا تعین کرنے کے لیے، اشتہاری نوٹس بتاریخ 17.06.2009 میں تجربے کے حوالے سے اہلیت کی شرط کو دیکھنا صحیح ہوگا یہ حسب ذیل وضع کرتی ہے۔

i) فرسٹ کلاس ماسٹرز ڈگری کے ساتھ کسی تسلیم شدہ ادارے سے متعلقہ مضمون میں پی ایچ ڈی۔

ii) لیکچرر کے طور پر پانچ سال کی تدریس اور/ یا تحقیق یا اس کے مساوی تحقیق کی ڈگری حاصل کرنے کے لیے گزارے گئے مدت کو چھوڑ کر اور اسکالرشپ کے شعبوں میں کچھ کارکردگی صاصل کر کے جیسا کہ اشاعتوں کے معیار نئے، تعلیمی اختراع، کورسز کے نئے ڈیزائن اور نصاب میں شراکت سے ظاہر ہوتا ہے۔

9) اوپر بیان کردہ اہلیت کی شرطیہ فقرہ (ii) پر ایک نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ ریڈر کے عہدے کے اہل ہونے کے لیے، اس کے پاس لیکچرر کے طور پر پانچ سال کی تدریس اور/ یا تحقیق یا اس کے مساوی ہونی چاہیے تحقیق کی ڈگری حاصل کرنے کے لیے گزاری گئی مدت کو چھوڑ کر۔

10) درخواست کنندہ کے قابل وکیل نے دلیل دی ہے کہ " تحقیقی ڈگری حاصل کرنے کے لیے گزاری گئی مدت کو چھوڑ کر" کے بیان کو مذکورہ فقرہ کے آخری حصے کے ساتھ مل کر پڑھا جانا چاہیے جو اشاعتوں نئے، تعلیمی اختراعات میں شراکت وغیرہ کے ذریعے اسکالرشپ کے شعبوں میں کارکردگی حاصل کی ہو۔ اس سلسلے میں درخواست گزار کے لیے قابل وکیل کی طرف سے پیش کی گئی دلیل اس وجہ سے بے بنیاد ہے کہ " تحقیقی ڈگری حاصل کرنے کے لیے گزاری گئی مدت کو چھوڑ کر" کا بیان اہلیت کی شرط میں مقرر کردہ پانچ سال کے تجربے کی مدت کے لیے ایک خاص فقرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ پانچ سال کی تدریسی مدت کو کسی امیدوار کی طرف سے تحقیقی ڈگری حاصل کرنے کے لیے گزارے گئے عرصے کو چھوڑ کر شمار کیا جانا چاہیے۔ ایک امیدوار کے پاس پانچ سال کا تدریسی تجربہ ہونے کے علاوہ (تحقیقی ڈگری حاصل کرنے کے لیے گزاری گئی مدت کو چھوڑ کر) اسکالرشپ کے شعبوں میں کچھ خاص کارکردگی حاصل ہونی چاہیے جس کا ثبوت اشاعتوں وغیرہ سے نظر آنا چاہیے۔ اہلیت کی شرائط کی فقرہ (ii) کی یہ واحد ممکنہ تشریح ہے۔ اس طرح یہ واضح ہے کہ پی ایچ ڈی جیسی تحقیقی ڈگری حاصل کرنے میں کسی امیدوار کے ذریعے گزاری گئی مدت کو اس کے تجربے کا

حساب لگاتے وقت چھوڑنا پڑتا ہے۔

11) جو سوال سوچنے پر مجبور کرتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا درخواست گزار نے کوئی غلط معلومات دی تھیں یا اس نے اس حقیقت کو دبایا کہ اس نے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی تھی۔ اگر ہم درخواست گزار کے درخواست فارم پر نظر ڈالیں، جس کی ایک نقل جواب دہندگان نے اپنے جواب کے ساتھ ریکارڈ پر رکھی ہے، تو یہ انکشاف ہوتا ہے کہ درخواست کے کالم (13) میں، درخواست گزار نے اعلان کیا ہے کہ اس نے 16 جون 2006 سے درخواست جمع کرانے کی تاریخ یعنی 14.07.2009 تک جواب دہندہ یونیورسٹی میں لیکچرر کے طور پر کام کیا ہے۔ اس نے مذکورہ کالم میں مزید اعلان کیا ہے کہ اس نے یکم مارچ 2004 سے 15 جون 2006 تک کشمیر یونیورسٹی کے شعبہ مینجمنٹ اسٹڈیز میں لیکچرر کے طور پر کام کیا ہے۔ درخواست گزار کے اس اعلامیے کی تائید متعلقہ یونیورسٹیوں کے جاری کردہ سرٹیفکیٹ سے ہوتی ہے۔

12) جواب دہندگان کی دلیل یہ ہے کہ درخواست گزار نے سال 2004 سے 2007 تک کشمیر یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کورس کیا ہے اور اس کے تجربے کا حساب لگاتے وقت اس مدت کو خارج کرنا ہوگا۔ یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ درخواست گزار نے اس حقیقت کو دبا دیا ہے کہ اس نے مذکورہ مدت کے دوران کشمیر یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کورس کیا تھا۔

13) اگر ہم درخواست گزار کے درخواست فارم پر نظر ڈالیں تو اس نے کالم نمبر (11) میں واضح طور پر اعلان کیا ہے۔ کہ اس نے سال 2007 میں کشمیر یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔ کالم نمبر (14) میں درخواست فارم میں یہ کہا گیا ہے کہ درخواست گزار نے اس حقیقت کا ثبوت دیتے ہوئے اپنا سرٹیفکیٹ جمع کرایا تھا کہ اس نے پی ایچ ڈی کورس کیا تھا۔ لہذا، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ درخواست گزار نے اس حقیقت کو دبا دیا تھا کہ اس نے کشمیر یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کورس کیا تھا۔ کیا درخواست گزار کے پی ایچ ڈی کورس کے دوران گزارے گئے عرصے کو اس کے تجربے کا حساب لگاتے ہوئے شمار کیا جا سکتا تھا، یہ ایک ایسا معاملہ تھا جس کا تعین سلیکٹنگ اتھارٹی کو کرنا تھا۔ یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جہاں درخواست گزار نے جواب دہندگان کی کسی بھی معلومات کو دبا دیا ہو۔ اگر کسی کو الزام ہی لگانا ہے تو وہ سلیکٹنگ اتھارٹی اور کمیٹی ہے جس نے درخواست گزار کے درخواست فارم پر غور کرتے ہوئے اس کی شہادتوں کی جانچ پڑتال کی۔ غلطی مدعا علیہ یونیورسٹی کی اسکریننگ کمیٹی کی طرف سے ہوئی ہے نہ کہ درخواست گزار کی طرف سے جس نے درخواست فارم کے مطابق تمام درکار معلومات کا انکشاف کیا ہے۔

14) جواب دہندگان کی طرف سے یہ دعوی کیا گیا ہے کہ درخواست گزار نے ریڈر کے عہدے کے لیے اپنا فارم پر کرتے وقت مئی 2004 سے دسمبر 2005 تک کشمیر یونیورسٹی کے ساتھ کنٹریکچول لیکچرر کے طور پر اپنا تجربہ ظاہر کیا تھا

لیکن ریڈر کے عہدے کے لیے درخواست فارم میں اس نے یکم مارچ 2004 سے 15 جون 2006 تک کشمیر یونیورسٹی کے ساتھ لیکچرر کے طور پر اپنے تجربے کی مدت کا ذکر کیا ہے۔

15) جواب دہندگان کی طرف سے بیان کردہ مذکورہ بالا حقائق پر مبنی پہلو کے بارے میں کوئی تنازعہ نہیں ہوسکتا لیکن یہ بات قابل ذکر ہے کہ درخواست گزار نے جون 2006 کے مہینے میں مدعا علیہ یونیورسٹی میں لیکچرر کے عہدے کے لیے اپنا درخواست فارم پر کیا تھا اور اس تاریخ تک وہ کشمیر یونیورسٹی کے ساتھ کام کرتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب درخواست گزار نے 14 جون 2009 کو ریڈر کے عہدے کے لیے اپنا فارم پر کیا تو اس نے 15 جون 2006 تک کشمیر یونیورسٹی میں لیکچرر کی حیثیت سے اپنی مصروفیت کی مدت کو ظاہر کیا۔ کسی بھی صورت میں، درخواست گزار نے کشمیر یونیورسٹی کی طرف سے جاری کردہ ایک سند پیش کی تھی جس میں یکم مارچ 2004 سے 15 جون 2006 تک شعبہ مینجمنٹ اسٹڈیز میں لیکچرر کے طور پر ان کا تجربہ دکھایا گیا تھا۔ مذکورہ سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر اس نے ریڈر کے عہدے کے لیے اپنا درخواست فارم پُر کرتے ہوئے کشمیر یونیورسٹی میں لیکچرر کی حیثیت سے اپنے تجربے کے حوالے سے معلومات کا اعلان کیا ہے۔

16) ریکارڈ سے سامنے آنے والے حقائق کے سابقہ تجزیے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اشتہار کے نوٹس کے معاہدوں کے مطابق، جس کے مطابق درخواست گزار کو ریڈر کے طور پر مقرر کیا گیا تھا، ایک امیدوار کے پانچ سال کے تدریسی تجربے کا حساب پی ایچ ڈی کی طرح تحقیقی ڈگری حاصل کرنے کے لیے گزاری گئی مدت کو خارج کر کے لگایا جانا تھا۔ یہ بھی سامنے آتا ہے کہ درخواست گزار نے اپنے درخواست فارم میں واضح طور پر ذکر کیا تھا کہ اس نے پی ایچ ڈی کورس کیا تھا اور درحقیقت اپنے درخواست فارم کے ساتھ یونیورسٹی کی طرف سے جاری کردہ سرٹیفکیٹ کی نقل منسلک کی تھی۔ درخواست گزار نے صرف اتنا کیا تھا کہ اس نے کشمیر یونیورسٹی کے شعبہ مینجمنٹ اسٹڈیز میں لیکچرر کی حیثیت سے اپنے تجربے کا اعلان کیا تھا، جو اس نے پی ایچ ڈی کورس کرتے ہوئے حاصل کیا تھا۔ مدعا علیہ یونیورسٹی کی اسکریننگ کمیٹی نے درخواست گزار کی اہلیت کا جائزہ لیتے ہوئے اس کے دکھائے گئے تجربے کی مدت کو آسانی سے نظر انداز کر سکتی تھی جس مدت کے دوران اس نے پی ایچ ڈی کورس کیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہ یونیورسٹی کی اسکریننگ کمیٹی نے معاملے کے اس پہلو کو نظر انداز کیا ہے اور اشتہار کے نوٹس میں مقرر کردہ اہلیت کی شرائط کی صحیح جانچ نہیں کی ہے۔ یہ بات ڈاکٹر ایچ آر نائک، مسٹر قیصر گری اور ڈاکٹر اے جی لون پر مشتمل اسکریننگ کمیٹی کے مراسلے بتاریخ 22-10-2010 سے واضح ہے، جس میں انہوں نے واضح طور پر تسلیم کیا ہے کہ عدم نگرانی کی وجہ سے تحقیقی ڈگری

حاصل کرنے کے لیے گزاری گئی مدت کو خارج نہیں کیا گیا جس پر افسوس ہے۔اس طرح، یہ جواب دہندگان کی اسکریننگ کمیٹی کی طرف سے غلطی کا معاملہ ہے اور یہ درخواست گزار کی طرف سے جھوٹے اعلان یا مادی حقائق کو چھپانے کا معاملہ نہیں ہے۔ان حالات میں، جواب دہندگان 22.02.2010 کے تقرری کے حکم نامہ کی شرط نمبر (iv) کی درخواست نہیں کرسکتا تھا۔

17) یہ کہنے کے بعد کہ جواب دہندگان درخواست گزار کو سابقہ مدت کے ساتھ ملازمت سے ہٹانے کے لیے تقرری حکم نامہ بتاریخ 22-10-2010 کی شرط نمبر (iv) کو استعمال نہیں کر سکتے تھے، حقیقت یہ ہے کہ درخواست گزار کے پاس لیکچرر کے طور پر تدریس یا تحقیق میں پانچ سال کا مطلوبہ تجربہ نہیں تھا اگر ہم اس مدت کو بالائے طاق رکھتے ہیں جس کے دوران اس نے پی ایچ ڈی کورس کیا ہے۔جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے، 17.06.2009 کے اشتہار کے نوٹس میں مقرر کردہ اہلیت کی شرائط کے مطابق، تحقیقی ڈگری حاصل کرنے کے لیے گزارے گئے وقت کو خارج کرنا پڑا ہے۔لہذا، درخواست گزار کے پاس پانچ سال کا تدریسی تجربہ نہیں تھا، جو کہ ریڈر کے عہدے پر تقرری کے لیے ایک لازمی شرط ہے۔

18) ایک تقرری جو لازمی اہلیت کی شرائط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کی جاتی ہے وہ قانون کی نظر میں تقرری ہی نہیں ہے۔اس عیب کا پتہ جواب دہندگان نے اس وقت لگایا جب درخواست گزار پہلے ہی تقریبا ایک سال تک ریڈر کے طور پر خدمات انجام دے چکا تھا۔اگر کسی عہدے پر بھرتی کے لیے ضروری اہلیت نہ پائی جائے، تو اسے درگزر نہیں کیا جا سکتا۔اس طرح کے عمل کو تسلیم نہیں کیا جا سکتا ہے۔کسی غیر قانونی حیثیت کو باقاعدہ نہیں بنایا جا سکتا، خاص طور پر اس صورت میں جب اشتہار کے نوٹس میں تدریس میں پانچ سال کا تجربہ ایک لازمی اہلیت ہے کی کوئی واضح شرائط نہ ہوں ۔یہ درخواست گزار کا معاملہ نہیں ہے کہ تدریس کے تجربے سے متعلق ضروری شرط کو جواب دہندگان نے درگذر کیا تھا۔لہذا، کسی بھی صورت میں درخواست گزار سروس میں تعینات نہیں رہ سکتا تھا جب یہ پتہ چلا کہ اس کی بنیادی تقرری قواعد کی خلاف ورزی پر مبنی ہے۔

19) درخواست گزار کے قابل وکیل نے زور دے کر دعوی کیا ہے کہ مجرم اہلکار پر چارج شیٹ پیش کرنے کے ساتھ شروع ہونے والی جانچ پڑتال کے بغیر، درخواست گزار کو ملازمت سے نہیں ہٹایا جا سکتا تھا۔یہ سچ ہے کہ مدعا علیہان کی طرف سے درخواست گزار کی خدمات ختم کرنے سے پہلے کوئی انکوائری نہیں کی گئی ہے اور نہ ہی اس پر کوئی چارج شیٹ جاری کی گئی ہے لیکن پھر شوکاز نوٹس کے جواب میں، درخواست گزار نے اس حقیقت پسندانہ موقف کو تسلیم کیا ہے کہ وہ

کشمیر یونیورسٹی میں کنٹریکچوئل لیکچرر کے طور پر کام کرنے کے دوران پی ایچ ڈی کورس کر رہا تھا۔اشتہار کے نوٹس کے مطابق،اس کے تجربے کا حساب لگاتے وقت مذکورہ مدت کو خارج کرنا ہوگا۔لہذا،اگر اس معاملے میں جانچ پڑتال بھی کی جائے تو یہ موقف تبدیل نہیں ہونے والا ہے کیونکہ یہ تسلیم شدہ حقیقت ہیں۔

20) قدرتی انصاف کے اصولوں اور انصاف پسندی کے تصور کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ اس طرح کے اصولوں کو اس انداز میں پڑھا جائے تاکہ یک طرفہ طریقہ سے کام کیا جا سکے۔اگر حقائق تسلیم کیے جاتے ہیں،تو تحقیقات کا انعقاد ایک خالی رسمی حیثیت ہوگی۔لہذا،محض اس وجہ سے کہ درخواست گزار کو ریڈر کے عہدے سے ہٹانے سے پہلے جواب دہندگان کی طرف سے جانچ پڑتال نہیں کی گئی ہے،حقائق اور حالات میں،درخواست گزار کے لیے کوئی بدگمانی کا باعث نہیں بنے گا۔

آخر میں،درخواست گزار کے قابل وکیل نے دلیل دی ہے کہ درخواست گزار کو مجاز اتھارٹی نے ملازمت سے نہیں ہٹایا ہے۔اس سلسلے میں قابل وکیل کی دلیل اس وجہ سے بے بنیاد ہے کہ درخواست گزار کو ملازمت سے ہٹانے سے متعلق فیصلے کو مدعا علیہ یونیورسٹی کے ایگزیکٹو کونسل نے منظور کیا ہے جو یونیورسٹی کے قوانین کے مطابق مجاز اتھارٹی ہے۔یہ جواب دہندگان کی طرف سے پیش کردہ ریکارڈ سے واضح ہے۔

22) مذکورہ بالا وجوہات اور کیس کے عجیب وغریب حقائق اور حالات میں،جب کہ یہ مؤقف اختیار کیا گیا ہے کہ مدعا علیہ یونیورسٹی درخواست گزار کو ملازمت سے ہٹانے کے متنازعہ حکم نامہ صادر کرنے کے لیے شرط نمبر (iv) مورخہ 22.02.2010 کو لاگو نہیں کر سکتی تھی،درخواست گزار کو ملازمت سے ہٹانے کا حتمی حکم نامہ بالترتیب برقرار رکھنے کا حقدار ہے اور اسی کے مطابق اسے برقرار رکھا جاتا ہے۔اس طرح رٹ پٹیشن کو نمٹا دیا گیا ہے۔

23) ریکارڈ جواب دہندگان کے قابل وکیل کو واپس کیا جائے۔

(سنجے دھر) جج

سری نگر

01.09.2023

کیا حکم نامہ اسپیکنگ ہے۔ ہاں/نہیں

کیا حکم نامہ قابل رپورٹ ہے۔ ہاں/نہیں